148429 _ کیا لواطت کرنے والے شخص سے شادی قبول کر لے

سوال

میں چوبیس برس کی ہوں میرے لیےا یکن وجوان کا رشتہ آیا ہے جس میں وہ ساری اخلاقی صفات موجود ہیں جنہیں میں چاہتی ہوں، میں نے اس نوجوان کو بہت پسند کیا، لیکن چند ماہ کے بعد یہ خبر ملی کہ وہ تو لواطت کا ارتکاب کرتا ہے، اس لیے میرے والد صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ یہ شادی نہیں کرینگے، اور یہ فیصلہ اس تحقیق کے بعد کیا کہ وہ واقعی لواطت جیسی معصیت کا مرتکب ہے، اور میرا دل اس کے ساتھ لگ چکا ہے، اور جو رشتہ بھی آتا ہے میں انکار کر دیتی ہوں.
وہ نوجوان اب دوبارہ میرا رشتہ طلب کرنا چاہتا ہے اور مجھ سے محبت کرتا ہے؛ کیا یہ صحیح ہے کہ یہ شخص صحیح طریقہ سے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کر سکتا، میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں، اور کیا یہ ممکن ہے کہ شادی اس کی لواطت جیسی عادت میں کمی کا باعث بن جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اول:

لواطت ايك عظيم جرم اور كبيرہ گناہ ہے، اور اس كے سبب سے ہى قوم لوط كو ہلاك كيا گيا تھا،اور ان كى بستياں تباہ كر دى گئى تھيں، اور انہيں الٹا كر ركھا ديا گيا، كيونكہ ان كے اس جرم ميں فطرت كى مخالفت تھى، اور يہ ايك غير فطرى فعل ہے.

ليكن يہ گناہ بھى باقى گناہوں كى طرح ايك گناہ ہے، جس سے توبہ كرنا ممكن ہے، اور توبہ كر كے وہ اچھے عمل كر سكتا ہے.

اس ليے اگر لواطت كرنے والا شخص توبہ كر لے تو اصلا اسے بطور خاوند قبول كرنے ميں كوئى حرج والى بات نہيں، ليكن اس كے ليے چند ايك امور كا خيال ركھنا ہوگا:

اول:

عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا، اس لیے نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اگر اس کی رخصتی ہو جائے اور دخول کر لیا جائے تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی بنا پر اسے پورا مہر ملےگا، اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہو گا "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے اگر آپ کا ولی نکاح پر راضی نہیں تو آپ کو ولی کی بات ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور آپ کو اس شخص سے شادی نہ کرنے دینا اس کا آپ کو شادی سے روکنے میں شامل نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے آپ کو مناسب رشتہ سے نہیں روکا بلکہ اس نے تو ایسے شخص سے شادی کرنے سے روکا ہے جو سب سے قبیح خصلت والا ہے.

دوم:

انسان کو اپنی اور اپنی اولاد کی شہرت کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کی شہرت اچھی رہے اور بری نہ ہو، یہ ایسا معاملہ ہے جو معتبر شمار ہوتا ہے، اس لیے آپ کے والد کو یہ حق ہے کہ وہ اس شادی سے انکار کر دے، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اور آپ کی اولاد کو اذیت و ضرر ہو.

کیونکہ جب خاوند اس فحش کام میں معروف ہو، تو آپ کو اس کا طعنہ دیا جائیگا، یا پھر آپ کی اولاد کو یہ طعنہ دیا جائے، اس میں خرابی واضح ہے، اور جب بھی والد اس شخص کو دیکھے گا تو اسے یاد آ جائیگا کہ یہ شخص تو بہت

خسیس حرکت والا ہے اور سب لوگوں سے بری خصلت كا مالك ہے؟

یہ بتائیں کہ اس سے بڑھ کر اور کیا خرابی ہوگی، اور کس سے دل کبیدہ خاطر ہوگا ؟

اس لیے اکثر لوگ اس خسیس حرکت میں مبتلا شخص سے شادی کرنے سے انکار کر دیتے ہیں، تا کہ یہ ان تک نہ پہنچے، اور لوگوں کی باتیں نہ سننا پڑیں اور تنقید سے بچا جا سکے، اور اپنی اولاد کا مستقبل خطرے میں نہ ڈالا جائے.

سوم:

اس فحش حرکت کے مالك شخص کو کئی قسم کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں، وہ نفسیاتی اور جسمانی دونوں بیماریوں کا شکار ہوتا ہے، اس کے ساتھ غیر فطری حرکت اور فعل کا بھی مالك ہے، اور دل کی سیاہی اور مردانگی کے فقدان کا مالك ہوتا ہے.

بالفرض اگر وہ توبہ بھی کر لے، اور وہ اس حرکت کو چھوڑ بھی دے تو بھی اس جیسے شخص سے دور رہنا بہتر ہے، اور ایسے شخص کے ساتھ شادی قبول کرنے میں بہت قسم کے خطرات پائے جاتے ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ پھر اس بیماری میں مبتلا ہو جائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں بھی کوتاہی کرے، کیونکہ اس کی عادت ہے کہ اس کے ساتھ لواطت کی جائے، ہم اس ذلت و رسوائی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں.

چہارم:

آپ کے سوال میں وارد ہے کہ:

آپ کے والد صاحب نے اس کے بارہ میں تحقیق ہے کہ وہ اس فحاشی کا مرتکب ہے اور اس کی تاکید کر لی ہے، اس معنی یہ ہوا کہ وہ ابھی تك اسب یماری اور فحش کام کا عادی ہے، اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ایسے شخص سے شادی کرنا حلال نہیں.

پنجم:

اس شخص کو چاہیے کہ جب وہ توبہ کر لے اور اس فحش کام سے رجوع کر لے، تو وہ اس علاقے اور شہر و بستی کو چھوڑ دے جہاں وہ رہتا ہے، اور کسی دوسرے علاقے اور شہر میں جا کر اپنی عفت و عصمت کو محفوظ بنائے،

تا کہ لوگوں کی کلام سے محفوظ رہ سکے.

ششم:

اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کو قبول کرنے والی عورت کو چاہیے کہ وہ اس کے برے افعال سے بچ کر رہے، اس لیے نہ تو وہ اس کی کسی ایسے معاملہ میں معاونت کرے جس کے ذریعہ ہم جنس پرستی تك پہنچے یا پھر اس کی دعوت دے.

دوم:

کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی اور غیر محرم مرد کے ساتھ تعلقات رکھے، چاہے وہ آپس میں شادی کرنے کا بھی عزم رکھتے ہوں؛ کیونکہ شریعت اسلامیہ میں یہ بات اٹل ہے کہ خلوت کرنا، اور مرد کو دیکھنا اور چھونا اور نرم لہجہ میں بات چیت کرنا یہ سب حرام ہے،اور یہ سب ایسی آفات ہیں جن سے حرام تعلقات جنم لیتے ہیں.

سوم:

کسی بھی مومن کے لیے اچھا نہیں کہ وہ شیطانی وسوسوں پر کی طرف دھیان نہ دے اور نہ ہی اس کی طرف مائل ہو، کہ وہ خیال کرنے لگے کہ اس کے لیے صرف اسی شخص سے شادی کرنا ممکن ہے جس کو وہ چاہتا ہے، اور اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکتا.

کیونکہ یہ وہم و خیال اور شیطانی ہتھکنڈے اور وسوسے ہیں جو شیطان بعض لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، تا کہ وہ ناامید ہو جائیں، یا پھر حرام کا ارتکاب کرنے لگیں.

دین والے شخص اور صاحب عقل و دانش کو چاہیے کہ وہ امور کو شرعی اور عقلی میزان میں تولے، نہ کہ جذبات کے میزان پر، کیونکہ شادی کچھ وقت کے لیے فائدہ نہیں بلکہ یہ تو ایك زندگی ہے، جس میں خاندان و گھر اور اولاد نے شامل ہونا ہے اور جب خاوند اس کا اہل ہی نہ ہو تو پھر عورت کو سوائے افسوس و شقاوت و بدبختی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جو شخص بھی اس طرح کے شخص سے جو ایسی قبیح معصیت کا مرتکب ہو شادی کی آزمائش میں پڑے چاہیے اس نے معصیت سے توبہ بھی کر لی ہو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے تو وہ اس معاملہ کا ثبوت تلاش کرے، اور اس کی حسن توبہ کو دیکھے، اور اس فحاشی کے سارے دروزاے بند کرے.

لیکن اگر اس کی توبہ ثابت نہ ہو اور اس صحیح راہ پر چلنے کا یقینی علم نہ ہو سکے تو پھر اس سے شادی کرنا جائز نہیں، چاہے وہ نماز روزہ کی ادائیگی بھی کرتا ہو، ولی پر واجب ہوتا ہے کہ وہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کو اس جیسے شخص سے شادی کرنے سے روکے.

مزید اہمیت اور فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (10050) اور (5177) اور (38622) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے، اور آپ سے ہر قسم کی برائی و شر اور آزمائش کو دور رکھے.

واللہ اعلم .